سپیکر صاحب :- میں بول رہا ہوں کہ تحریک اس وقت نہیں پیش کی جاسکتی ہے کہ واقعہ وقوع پذیر ہوچکا ہو۔ اس لئے میں اس تحریک التوار کو مسترد کرتا ہوں۔

(ماخوذ از نوائے وقت، پاکستان ٹائمز، جنگ راولپنڈی، جنگ کراچی، مشرق کراچی وغیرہ)

کیا ہم ہمیشہ یورپ کے تابع رہیں گے۔؟

قومی اسمبلی میں تعطیلِ جمعہ کی قرارداد

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کی تقریر

۲۴ اگست کو قومی اسمبلی میں غیر سرکاری کارروائی کا دن تھا۔ تعطیل جمعہ کی قرارداد زیر بحث آئی کہ آخر ۲۵ سال سے آزاد ہونے بھی اتوار کی تعطیل کا کیا جواز ہے۔؟ حزب اقتدار کی اکثریت پہلے سے اسکی مخالفت کرنے پر تلی ہوئی تھی اور ایسے موقع پر ان کی حسب سابق وکالت لاہور کے ڈاکٹر سید محمود بخاری نے کی۔ انہوں نے زیادہ تر زور قرآن کی آیت فاسعوا الی ذکراللہ وذروا البیع۔ پر لگایا کہ کاروبار نہ ہوتا تو بند کیسے ہوتا۔ پھر نماز کے بعد فانتشروا فی الارض۔ میں زمین پر پھیلنے کا حکم دیا گیا۔ اس کا ترجمہ یوسف علی کی انگریزی تفسیر سے اور دیں حاشیہ سے مفسرین کے بھاری بھرکم حوالے اور نام پیش کئے حالانکہ یہ ساری محنت وکاوش ایک ایسی بات پر تھی جو متنازعہ ہی نہ تھی اور اس سے زیر بحث چھٹی کا تعلق ہی نہ تھا۔ نہ علماء کو آیت کے اس مفہوم سے اختلاف تھا۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کھینچ تان کر اسے تعطیل کی مخالفت سے چپکانا چاہتے تھے۔ یہ بھی کہا گیا کہ اسلام میں چھٹی کا تصور یہود کے نظریہ سے مستعار ہے۔

آگے چل کر آپ اتوار کے تقدس اور تاریخی اہمیت پر افرائے اور انسائیکلوپیڈیا کے سایہ میں اسے جمعہ پر برتری دینے لگے۔ ایک استدلال یہ آیا کہ چھٹی سے قوم کاہل ہوجاتی ہے۔ اقتصادی لحاظ سے کام اور محنت رو کنے سے نقصان ہوگا۔

مولانا عبدالحکیم نے کہا کہ اتوار تو ہے ہی کاہلی کیلئے شراب پینے کے لئے۔ پھر اس کو بھی ختم کیا جائے۔ جناب خورشید حسن میر کا محکمہ متعلق نہیں۔ تو بقول مولانا شاہ احمد نورانی صاحب ہر بات اور مسئلہ میں ٹانگ اڑاتا ہوں ان کا محکمہ بن گیا ہے۔ اٹھے اور کہا کہ ہر بات میں مذہب کو ٹانگنا ایک عادت بن گئی ہے۔ حالانکہ جمعہ کوئی مذہبی معاملہ نہیں۔ جناب محمد حنیف وزیر محنت نے جمعہ کی مخالفت سے زیادہ ڈاکٹر محمود بخاری کی وکالت کی اور کہا کہ انہیں اگر قرآن کے تلفظ اور تلاوت پر قدرت نہیں تو اس پر علماء نے تعجب کیوں کیا۔ ہم اتنے

گئے گذرے تو نہیں کہ ترجمہ بھی نہ سمجھ سکیں۔ پھر تان علامہ اقبال کے شعر — یہ امت روایات میں کھو گئی — پر ٹوٹ گئی۔

اس بے ہنگم بحث و مباحثہ کے دوران حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق بار بار اٹھ کر تقریر کی اجازت لیتے رہے۔ مگر سپیکر برابر نظر انداز کر دیتے۔ پیلپز پارٹی کی طرف سے جناب احمد رضا قصوری اور کسی حد تک غلام رسول تارڑ صاحب نے اسلامی نقطۂ نظر کی ترجمانی کی۔ احمد رضا صاحب تو کافی حد تک کلمۂ حق کہہ چکے اور کہا کہ جب دین ہمارا اسلام ہے۔ یہ ہمارے منشور کی بنیادی بات ہے۔ اور کتاب و سنت کی رعایت کرنا آئین کا حصہ ہے تو ہم کیوں جمعہ کے نام سے بھی چڑھتے ہیں۔

جناب محمد حنیف وزیر محنت کے بعد حضرت شیخ الحدیث نے تقریر کی اجازت چاہی اور بحمداللہ موضوع کے اہم گوشوں پر سیر حاصل بحث فرمائی۔ پریس گیلری میں ممتاز صحافیوں سے سنا گیا کہ یہ آج کی بحث پر جامع اور مکمل تقریر تھی۔ آپ کے بعد حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے بھی عالمانہ تقریر فرمائی۔ یہاں ہم حضرت شیخ الحدیث کی تقریر درج کرتے ہیں:

جناب سپیکر صاحب! معزز ممبران نے خود یہ تسلیم کیا ہے کہ جمعہ محترم اور مقدس ہے، علماء نے بھی اتنی ہی بات کہی کہ جمعہ مقدس ہے۔ پھر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جمعہ کا احترام تسلیم کرتے ہوئے جمعہ کی تعطیل پر کیوں مولوی کو کوسا جاتا ہے۔ نماز فرض ہے، اسکی فرضیت تسلیم مگر جب مولوی کی زبان سے یہ بات نکلے تو کہا جائے کہ مولوی نے قوم اور اسلام کو داؤ پر لگایا۔ (ڈاکٹر محمود بخاری نے آیت جمعہ کے بارہ میں جو غلط بحث کی تھی اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) تعطیل اور رخصت کا تعلق مزدور ملازم پیشہ اور کسی اور طرح پابند افراد سے ہے۔ جو لوگ اپنی آزادی اور مرضی سے کاروبار کرتے ہیں۔ دوکاندار ہیں، زراعت پیشہ وغیرہ ہیں، جو کام میں پابند نہیں، ان کو ہم نے کب نماز جمعہ سے قبل یا بعد میں کاروبار کرنے سے روکا ہے۔ یا کب آیت کے اس مفہوم سے ہم انکار کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو خدا کا حکم ہے: اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع۔ جب جمعہ کی نماز کے لئے پکارا جائے تو دوکاندار، زراعت پیشہ کھیل کود خرید و فروخت میں مصروف لوگ، اپنے کام چھوڑ کر نماز کی طرف دوڑیں۔ لیکن ایک شخص سرکاری ملازم ہے، مزدور ہے، جس کو مالک اجازت نہیں دیتا یا بروقت وہ تیاری نہیں کر سکتا۔ وہ کس طرح جمعہ کی نماز پڑھ سکتا ہے — تو آزاد لوگوں کے لئے نہیں بلکہ وہ جو کارخانوں میں دفتر دل میں ملازم اور پابند ہیں، تعطیل کا تعلق ان سے ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس تعطیل سے سارا نظام معطل ہو جائے گا۔ تو کیا ایک دن بعد اتوار کی چھٹی سے کوئی نظام معطل نہیں ہوتا ہے۔ جب کہ مولوی نہیں بلکہ اللہ

کہتا ہے تو کہتے ہیں نظام معطل ہوتا ہے۔ اب اس لحاظ سے دیکھئے کہ اقتصادی لحاظ سے اتوار کو نقصان زیادہ ہے۔ یا جمعہ کے تعطیل کی شکل میں آپ اتوار کو تو چھٹی مانتے ہیں، جمعہ کو بھی ساڑھے بارہ بجے تعطیل کر لیتے ہیں۔ تو اس طرح ڈیڑھ دن ہو جاتے ہیں اور اتوار کی بجائے پورے جمعہ کو ایک دن بنتا ہے۔ اور وہ ڈھائی گھنٹے مزید نقصان محنت کے لحاظ سے بھی ہوا۔ اگر کام کے لئے ہمیں وقت درکار ہے تو ڈیڑھ کی بجائے ایک دن جمعہ کو چھٹی کیجئے کہ کارخانے ترقی کر سکیں۔۔ اقتصادی فائدہ یہ ہوگا۔ وہ نہیں۔

دوسری بات یہ کہی گئی کہ بنکوں وغیرہ کے کاروباری امور میں دیگر ممالک سے تعلقات میں فرق پڑتا ہے۔ تو اول تو یہ کہ اسلامی ممالک افغانستان، لیبیا، اردن سے مراکش تک جمعہ کو تعطیل کرتے ہیں۔ کیا وہاں کا سارا نظام معطل ہو گیا ہے۔؟ کیا ہم ہمیشہ یورپ کے تابع ہو کر رہیں گے؟ کہ وہ کہیں ادھر چلو تو ادھر کا رخ کیا، اس طرف چلو تو ادھر چلے ـــــ تو ان ممالک کا جمعہ کی تعطیل سے کوئی نظام معطل نہیں ہوا۔

دینی لحاظ سے دیکھئے، تو پانچ وقت نماز تو ہر مسلمان پر فرض ہے۔ یہ نمازیں انفرادی بھی ہو سکتی ہیں۔ ایک جمعہ ہی ہے جو بغیر جماعت امامت، خطبہ کے نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے دور دراز دیہات سے، دور دراز کارخانوں سے جامع مسجدوں میں آنا پڑتا ہے۔ اگر صرف ڈیڑھ گھنٹہ چھٹی ہو تو ایک دیہاتی کیسے پہنچ سکتا ہے۔ ایک مزدور کارخانہ سے آکر کیسے (غسل، کپڑے بدلنا وغیرہ) ساری تیاری کر سکتا ہے۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو ہم خدا کے نزدیک ماخوذ ہوں گے۔ اور ایسے لوگوں کے ترکِ صلوٰۃ کے ذمہ دار بھی ہم ہوں گے۔ مجھے واہ فیکٹری کے ایک مزدور نے رو رو کر شکایت کی کہ جمعہ کے لئے بھی ہمیں اجازت نہیں مل سکتی۔ بخاری شریف میں ایک حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے پیغمبروں کی وساطت سے ان کی امتوں پر یہ بات پیش ہوئی کہ ہفتہ میں ایک دن اپنے لیے منتخب کر لو۔ تو عیسائیوں نے اتوار کا دن منتخب کیا کہ اس دن تخلیقِ عالم شروع ہوا تھا۔ یہودیوں نے کہا کہ جمعہ کے دن کائنات مکمل ہو چکی اور عصر کے وقت حضرت آدمؑ پیدا کئے گئے۔ ہفتہ کے دن تخلیق سے خالی تھا ہم بھی اسی دن کو چھٹی کریں گے۔ تو حضورِ اقدسؐ نے فرمایا: فھدٰنا اللہ۔ اللہ نے ہمیں جمعہ کی طرف ہدایت دی کہ وہ یوم الفراغ للعبادۃ ہے ـــــ

ـــــ تو کون کہتا ہے کہ وہ کاندار دوکان، کارخانہ دار کارخانہ بند کر دے، زمیندار زمینداری چھوڑ دے۔ اس کے لئے دو ڈھائی گھنٹے کام کاج ترک کرنے کا حکم ہے۔ (مگر جو ملازم ہیں یہ جھگڑا ان کیلئے تو رہا ہے۔) اور جب ہمیں ہفتہ میں ایک دن چھٹی کرنا ہی ہے۔ تو وہ اتوار کی بجائے جمعہ کو کیوں نہ ہو۔

اس بنا پر میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ مسئلہ اسی طرح نہ چھوڑا جائے۔ اتوار بھی عیسائی عبادت میں

باقی صفحہ ۱۸ پر